

## 20

ہر احمدی کو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے پر بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے

۵ ستمبر ۲۰۰۳ء بمطابق ۵ ربیع الثانی ۱۴۲۴ ہجری شمسی بمقام احمدیہ مشن، فرانس



- ☆..... ہر احمدی کو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے پر بہت زیادہ توجہ دینی چاہیے
- ☆..... اگر یہ وسیلہ اختیار نہ کیا تو پھر تمہاری سب عبادتیں رائیگاں چلی جائیں گی
- ☆..... ”صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاٰدَمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ“
- ☆..... درود شریف کی برکات
- ☆..... ہمارے تمام تر ذاتی فیض اور جماعتی فیض، برکات اور ترقیات اسی وسیلہ سے وابستہ ہیں
- ☆..... جمعہ کی اہمیت اور درود شریف کا اس سے گہرا تعلق ہے

تشہد و تعوذ کے بعد درج ذیل آیت قرآنیہ تلاوت فرمائی  
﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (الاحزاب: ۵۷)۔

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو درود شریف پڑھنے کی اس قدر تاکید فرمائی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا آنحضرت ﷺ کو ہماری دعاؤں کی حاجت ہے۔ نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں یہ طریق سکھایا ہے کہ اے میرے بندو تم جب اپنی حاجات لے کر میرے پاس آؤ، میرے پاس حاضر ہو تو اپنی دعاؤں کو قبول کروانے اور اپنی حاجات کو پوری کرنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میرے پیارے نبی ﷺ کے ذریعہ سے مجھ تک پہنچو۔ اگر تم نے یہ وسیلہ اختیار نہ کیا تو پھر تمہاری سب عبادتیں رائیگاں چلی جائیں گی کیونکہ میں نے یہ سب کچھ، یہ سب کائنات اپنے اس پیارے نبی کے لئے پیدا کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”اگرچہ آنحضرت ﷺ کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔ لیکن اس میں ایک نہایت عمیق عہد ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ باعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعولہ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت ﷺ پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا

ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت ﷺ کے لئے برکت چاہتے ہیں، بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔“

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۴-۲۵)

اس اقتباس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں جو باتیں سمجھائی ہیں جن سے درود شریف پڑھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ فرمایا پہلے تو تم سب یہ یاد رکھو کہ آنحضرت ﷺ کو تمہاری دعاؤں کی ضرورت نہیں۔ یہ نہ سمجھو کہ تمہارے درود پڑھنے سے ہی آنحضرت ﷺ کا مقام بلند ہو رہا ہے۔ وہ تو پہلے ہی ایک ایسی ہستی ہے جو خدا تعالیٰ کو بہت پیاری ہے۔ فرمایا کہ اس میں گہرا راز ہے اور وہ یہ کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے سے ایک ذاتی تعلق اور محبت کی وجہ سے اس دوسرے شخص کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے تو وہ اس کے وجود کا ہی حصہ بن جاتا ہے یعنی وہ محبت اور تعلق میں ایک ہو جاتے ہیں مثلاً دنیاوی رشتوں میں اب دیکھیں مثال دیتا ہوں، ماں بچے کی محبت ہے، بعض دفعہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بچہ جب چلنا شروع کرتا ہے، ذرا سی ہوش اس کو آتی ہے، اگر اس کو کوئی کھانے کی چیز ملے تو وہ بعض دفعہ اس میں ایک چھوٹا سا ٹکڑا جو اکثر ٹکڑے کی بجائے ذرات کی شکل میں ہوتا ہے۔ وہ اس پیار اور تعلق کی وجہ سے جو اس بچے کو اپنی ماں سے ہے، اپنی ماں کے منہ میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس چھوٹے سے ٹکڑے کی وجہ سے ماں کا پیٹ تو نہیں بھر رہا ہوتا لیکن ایک پیار کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے اور اس حرکت کی وجہ سے ماں کو بھی اس بچے پر اتنا ہی پیار آتا ہے اور بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور وہ اس کو پہلے سے بڑھ کر اپنے ساتھ چمٹاتی ہے اس کی ایک چھوٹی سی معصوم سی حرکت پر، اس کا خیال رکھتی ہے۔ تو اس طرح کی مثالیں کم و بیش آپ کو اور بھی دنیاوی تعلقات میں، دنیاوی رشتوں میں ملتی رہیں گی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس اقتباس میں فرما رہے ہیں کہ جب محبت میں ایک ہی وجود بن جائیں تو جو فیض اس کو ملتا ہے اور جو برکتیں اس کو ملتی ہیں، جس کے لئے آپ دعا کر رہے ہوتے ہیں وہی آپ کو بھی مل رہا ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں: کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بے انتہاء رحمتیں اور برکتیں ہیں، اور بے انتہاء فیض ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر نازل فرمائیں اور فرما رہا ہے اور فرماتا

چلا جائے گا جب تک یہ دنیا قائم ہے۔ تو آپ کو بھی درود بھیجنے کی وجہ سے، اس ذاتی تعلق کی وجہ سے، جو ہمیں آنحضرت ﷺ کی ذات سے ہے اور ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ پر نازل ہونے والے فیض سے اُن لوگوں کو بھی حصہ ملتا رہے گا جو ایک سچے دل کے ساتھ آپ پر درود بھیج رہے ہوں گے۔ مگر شرط یہی ہے کہ ایک جوش، ایک محبت ہو جو درود پڑھتے وقت آپ کے اندر پیدا ہو رہا ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس کثرت سے درود شریف پڑھنے پر آپ پر جو بے انتہاء برکتیں نازل ہوئیں اس بارہ میں آپ فرماتے ہیں:

”ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانے تک مجھے استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ بجز وسیلہ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے ﴿وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ﴾ (مائدہ آیت ۳۳)۔ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سٹے آئے ہیں اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ہَذَا مَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ ﷺ۔“

(حقیقۃ الوحی۔ حاشیہ صفحہ ۱۲۸۔ تذکرہ۔ صفحہ ۷۷۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

تو اس میں آپ فرما رہے ہیں کہ کیونکہ میں اپنے پیدا کرنے والے خالق کو، مالک کو حاصل کرنا چاہتا تھا اور مجھے یہ پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اتنا آسان کام نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا راستہ کوئی آسان راستہ نہیں۔ بڑا مشکل اور کٹھن راستوں سے گزر کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ تو اس قرب کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی، آپ فرماتے ہیں کہ اب مجھ تک یعنی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے، ایک ہی وسیلہ ہے اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ تو آپ یہ فرما رہے ہیں کہ میں نے اس سے سبق لیتے ہوئے آپ ﷺ پر بہت زیادہ درود بھیجا۔ اور گویا اس طرح تھا کہ میں ہر وقت اس ایک خیال میں ڈوبا رہتا تھا اور آپ پر درود بھیجتا رہتا تھا تو نتیجتاً اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بتانے کے لئے کہ تم بھی اب اس وسیلہ سے میرا قرب پا چکے ہو مجھے کشفی حالت میں یہ نظارہ دکھایا کہ دو آدمی جن کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں، اندرونی اور بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر

درود بھیجنے کی وجہ سے ہی یہ سب کچھ حاصل ہوا ہے۔ تو اندرونی اور بیرونی راستوں سے داخل ہونے کا مطلب بھی یہی ہے کہ اب اس برکت سے آپ پر ہر طرح کی برکتیں اور فضل نازل ہوتے رہیں گے اور آپ پر بھی آنحضرت ﷺ کا فیض جو ہے وہ پہنچتا رہے گا۔ تو یہ ہیں درود کی برکات۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَالِ مُحَمَّدٍ سَيِّدٍ وُلِدَ آدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ۔ درود بھیج محمد اور

آل محمد پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے ﷺ۔“

”یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اسی کی طفیل

سے ہیں۔ اور اسی سے محبت کرنے کا صلہ ہے۔ سبحان اللہ اس سرور کائنات کے حضرت احدیت میں

کیا یہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قرب ہے۔ کہ اس کا محب خدا کا محبوب بن جاتا ہے۔“ (یعنی

آپ ﷺ کے اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کا مرتبہ کتنا بلند ہے کہ جو آنحضرت ﷺ سے محبت کرنے

والا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی محبوب بن جاتا ہے۔ اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بنایا جاتا ہے۔ تو

فرماتے ہیں کہ: ”اس مقام پر مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف

پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی

مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں

جو تو نے محمد کی طرف بھیجے تھے ﷺ۔

اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے کہ ایک مرتبہ الہام ہوا۔ جس کے معنی یہ تھے کہ ملاء

اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں۔ یعنی ارادہ الہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے۔ (اللہ تعالیٰ

چاہتا ہے کہ دین کا ازسرنو سے احیاء ہو، دین پھیلے) لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص محبی کی تعیین ظاہر نہیں

ہوئی۔ اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثنا میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مچی کو تلاش کرتے

پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا۔ اور اشارہ سے اس نے کہا ہذا رَجُلٌ يُحِبُّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ

شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔ یعنی سب سے بڑی شرط یہی ہے کہ دین کو زندہ کرنے والا

کون ہوگا، وہی جو اللہ تعالیٰ کے رسول سے محبت رکھتا ہے ”سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔ یعنی یہ شرط

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پائی جاتی ہے۔ یہ اشارہ کر رہے ہیں وہ فرشتے۔  
 ”اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔ سو اس میں بھی یہی  
 سر ہے کہ افاضہ انوار الہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے۔ اور جو شخص حضرت احدیت  
 کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طہیرین کی وراثت پاتا ہے۔ اور تمام علوم و معارف میں  
 ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔“

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۷ تا ۵۹۹)

حدیث شریف میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
 نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو ان میں سے  
 مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔“

(ترمذی کتاب الصلاة باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبیؐ)

پھر ایک روایت آتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے  
 حضرت نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی  
 وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس  
 گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر فرمایا: میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو یہ جنت کے مراتب میں  
 سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک کو ملے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں  
 گا۔ جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔

(صحیح مسلم کتاب الصلاة باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ثم یصلی علی النبیؐ)

تو اس سے مزید یہ واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی رحمتیں اور اس کی بخشش اگر چاہتے  
 ہو تو وہ اب صرف اور صرف آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے ہی ملے گی اور یہ بھی آپ کا بہت سے  
 احسانوں میں سے ایک احسان ہے کہ اس کا طریق بھی سکھا دیا، اذان کے بعد کی دعا بھی سکھا دی کہ  
 اس طرح میرا وسیلہ تلاش کرو۔ تو یہ دعا بھی ہر ایک کو یاد کرنی چاہئے۔

پھر ایک حدیث ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھ

پر درود بھیجا کرو۔ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا خود تمہاری پاکیزگی اور ترقی کا ذریعہ ہے۔

(جلاء الافہام بحوالہ کتاب صلوٰۃ علی النبی اسماعیل بن اسحاق)

پس کس شخص کی خواہش نہیں ہوتی کہ وہ نیکی اور پاکیزگی میں ترقی کرے۔ تو ہمارے محسن،

ہمارے آقا، محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں یہ راستہ دکھا دیا کہ مجھ پر درود بھیجو، تمہارا مجھ پر درود بھیجنا خود تمہاری پاکیزگی کا باعث بنے گا۔ لیکن کیا صرف خالی درود پڑھنے سے ہی تمام مراحل طے ہو جائیں گے۔ کئی تسبیح پھیرنے والے آپ کو ملیں گے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم ذکر الہی کر رہے ہیں اور اتنی تیزی سے تسبیح چل رہی ہوتی ہے کہ اس میں درود پڑھا ہی نہیں جاسکتا، بلکہ کوئی ذکر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن ان کی حالت دیکھ کر دل بے چین ہو جاتا ہے کہ یہ کس طرح درود پڑھ رہے ہیں۔ تو یہ کس قسم کے لوگ ہیں جو اللہ اور رسول کا نام لے رہے ہیں۔ اور آدمی کو بعض دفعہ خیال بھی آتا ہے کہ یہ ان کے ظاہری اعمال ہیں اور یہ ان کی حالت ہے جو نظر آ رہی ہے۔ تسبیح پھیر رہے ہیں۔ تو یہ تضاد کیوں ہے۔ تو اس مسئلے کو اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس طرح حل فرمایا ہے اور ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اس زمانہ کے امام کو پہچاننے کی توفیق ملی۔

آپ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ کی محبت کے از یاد اور تجدید کے لئے ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہو گیا تاکہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ آئے۔ درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حسن اور احسان کو مد نظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔“ آپ کی کامیابیاں کیا ہیں۔ یہی کہ اسلام کو ساری دنیا میں غلبہ حاصل ہو، اس کا نتیجہ یہ ہوگا قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔ قبولیت دعا کے تین ہی ذریعے ہیں اول: اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِيْ۔ دوم: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ اور سوم: موہبت الہی۔“

(رسالہ ریویو اردو جلد ۳ نمبر 1 صفحہ ۱۴-۱۵)

تو پہلی دو تو یہی ہیں جو آنحضرت ﷺ کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت بھی آنحضرت ﷺ کی پیروی میں ملے گی۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ بھی آپ پر درود شریف بھیجیں۔ تو جب تک درد کے ساتھ، جوش کے ساتھ آپ کے احسانوں کو سامنے رکھتے ہوئے درود شریف نہیں پڑھا جائے گا اور دل میں وہ جوش نہیں پیدا ہوگا جس سے آپ پر درود بھیجنے کا حق ادا ہو تو اس وقت تک یہ درود صرف زبانی درود ہی کہلائے گا اور آپ کے دل سے نکلی ہوئی آواز نہیں

ہوگی۔ تو درود شریف پڑھنے کے بھی کچھ طریقے ہیں، کچھ اسلوب ہیں، ان کو اپناتے ہوئے اگر ہم درود پڑھیں گے تو یقیناً یہ عرش تک پہنچے گا اور بے انتہاء رحمتیں اور برکتیں لے کر پھر واپس آئے گا۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے ایک کفارہ ہے۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت بھیجے گا۔

(جلاء الافہام بحوالہ کتاب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ لابن ابی عاصم)

انسان خطاؤں کا پتلا ہے، غلطیاں کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو پتہ نہیں کیا سلوک ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کو اپنے بندوں پر نازل کرنے کا بھی طریق آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ہمیں بتا دیا کہ آپ ﷺ پر درود بھیجو، آپ کے حسن و احسان کو یاد کرتے ہوئے آپ پر درود بھیجو اور بھیجتے چلے جاؤ، تو اللہ تعالیٰ کی دس گنا زیادہ رحمتوں کے وارث بننے چلے جاؤ گے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا اس سے بھی کہیں بڑھ کر گناہوں کو نابود کرتا ہے جتنا کہ ٹھنڈا پانی پیاس کو۔ اور آپ پر سلام بھیجنا گردنوں کو آزاد کرنے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اور آپ کی محبت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے یا جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

(تفسیر در منشور بحوالہ تاریخ خطیب و ترغیب اصفہان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز اس دن کے خطرات سے اور ہولناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ محفوظ اور نجات یافتہ وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ فرمایا کہ (میرے لئے تو) اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا درود ہی کافی تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ثواب پانے کا ایک موقع بخشا ہے۔

(تفسیر در منشور بحوالہ ترغیب اصفہانی و مسندد یلمی)

تو اس حدیث سے مزید بات کھل گئی کہ اللہ تعالیٰ موقع تلاش کر رہا ہے مومنوں کو اپنی رحمتوں اور فضلوں کی چادر میں لپیٹنے کا کہ تم میرے پیارے نبی ﷺ پر درود بھیجو، میں تمہاری نجات



کے سامان پیدا کرتا چلا جاؤں گا۔ تو یہ بھی ایک احسان ہے آپ ﷺ کا کہ آپ نے اُخروی نجات کے حصول کا طریق بھی ہمیں سکھا دیا۔

حضرت عمرؓ بن خطاب فرماتے ہیں کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے اس میں سے کوئی حصہ بھی (خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے لئے) اوپر نہیں جاتا۔

(ترمذی کتاب الصلاة باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي)

تو جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے اس حدیث نے مزید واضح کیا کہ اگر تم دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہو تو ایک دلی جوش اور محبت کے ساتھ جس سے بڑھ کر محبت کسی مومن کو کسی دوسرے شخص سے نہیں ہو سکتی اور نہیں ہونی چاہئے، آنحضرت ﷺ پر درود کے ذریعہ سے اپنے مولا کے حضور پیش کرو تو تمہاری ساری دعائیں قابل قبول ہوں گی اور راستے میں بکھر نہیں جائیں گی۔

ایک روایت ہے۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے کعب بن عجر ہ ملے اور کہنے لگے کیا میں آنحضرت ﷺ سے سنی ہوئی ایک بات بطور ہدیہ تمہیں نہ پہنچاؤں؟ میں نے کہا آپ ضرور مجھے یہ ہدیہ دیں۔ انہوں نے کہا ہم لوگوں نے ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم آپ لوگوں یعنی آپ کے گھر کے ساتھ تعلق رکھنے والے تمام لوگوں پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ سلام بھیجنے کا طریق تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا۔ مگر درود بھیجنے کا طریق ہم نہیں جانتے۔ تو آپ نے فرمایا یوں کہا کرو: ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔“

(ترمذی کتاب الصلاة باب ما جاء في صفة الصلاة على النبي ﷺ)

اے اللہ! محمد ﷺ پر محمد کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر درود بھیجا۔ تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر برکتیں بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ پر اور حضرت ابراہیمؑ کی آل پر برکتیں بھیجیں۔ تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

تو دیکھیں اس میں صحابہ کی نیکیاں، کہ ایک تو وہ یہ تڑپ دل میں رکھے ہوئے ہیں کہ میرا دوسرا مومن بھائی بھی ان فضلوں سے محروم نہ رہ جائے جو اللہ تعالیٰ مجھ پر کر رہا ہے۔ اور پھر یہ تڑپ کہ میں زیادہ سے زیادہ مومنوں تک یہ بات پہنچاؤں کہ میرے پیارے نبی ﷺ پر درود بھیجیں۔ تو یہ ہیں مومنوں کے طریق۔ لیکن یاد رکھیں کہ دنیاوی دکھاوے کے لئے، جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے، محفلیں جما کر، طوطے کی طرح رٹ لگاتے ہوئے بغیر غور کے درود پڑھنے کا طریق صحیح نہیں ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجو تو بہت اچھی طرح سے بھیجا کرو۔ تمہیں کیا معلوم کہ ہو سکتا ہے وہ آنحضرت ﷺ کے حضور پیش کیا جاتا ہو۔ راوی کہتا ہے کہ سامعین نے ان سے کہا آپ ہمیں اس کا طریقہ بتائیں۔ انہوں نے کہا یوں کہا کرو۔ اے اللہ! اپنی جناب سے درود بھیج، رحمت اور برکات نازل فرما، سید المرسلین اور متقیوں کے امام اور خاتم النبیین، محمد اپنے بندے اور اپنے رسول پر جو ہر نیکی کے میدان کے پیشوا اور ہر نیکی کی طرف لے جانے والے ہیں اور رسول رحمت ہیں۔ اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ کو ایسے مقام پر فائز فرما جس پر پہلے اور پچھلے سب رشک کریں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

پھر ایک حدیث ہے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اب چاہے تو اس میں کمی کرے، چاہے تو اس کو زیادہ کرے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

تو یہ دیکھیں کیا طریقے ہمیں سمجھائے فضلوں کو حاصل کرنے کے۔

پھر ایک روایت آتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں اپنی دعا کے وقت ایک بڑا حصہ حضور پر درود بھیجنے میں صرف کرتا ہوں۔ بہتر ہو کہ حضور ارشاد فرمائیں کہ میں اپنی دعا کے وقت میں سے کس قدر حصہ حضور پر درود بھیجنے میں مخصوص کر دوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کی کیا ایک چوتھائی؟

فرمایا: جتنا چاہو۔ اگر اس میں اضافہ کرو تو تمہارے لئے اور بھی بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آئندہ میں اپنی دعا کا سارا وقت حضور پر درود کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں تمہاری ساری ضرورتیں اور مرادیں پوری ہوں گی اور سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(ترمذی کتاب صفة القيامة باب ماجاء فى اوانى الحوض)

اس زمانہ میں بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں میں بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں جیسا کہ اس روایت سے پتہ چلتا ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”میں لاہور کے دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل میں ملازم تھا۔ ۱۸۹۸ء کا یہ اس کے قریب کا واقعہ ہے کہ میں درود شریف کثرت سے پڑھتا تھا اور اس میں بہت لذت اور سرور حاصل کرتا تھا۔ انہی ایام میں میں نے ایک حدیث میں پڑھا کہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں عرض کیا کہ میری ساری دعائیں درود شریف ہی ہوا کریں گی۔ یہ حدیث پڑھ کر مجھے بھی پر زور خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی ایسا ہی کروں۔ چنانچہ ایک روز جبکہ قادیان آیا ہوا تھا اور مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر تھا، میں نے عرض کیا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں اپنی تمام خواہشوں اور مرادوں کی بجائے اللہ تعالیٰ سے درود شریف ہی کی دعا مانگا کروں۔ حضور نے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور تمام حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر اسی وقت میرے لئے دعا کی۔ کہتے ہیں تب سے میرا اس پر عمل ہے کہ اپنی تمام خواہشوں کو درود شریف کی دعا میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں۔“

ایک روایت ہے، حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے تو میں آپ کے پیچھے پیچھے ہو گیا۔ آپ کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور سجدہ ریز ہو گئے۔ کہتے ہیں رفتہ رفتہ انتظار کرتے کرتے اتنا لمبا عرصہ گزر گیا کہ میں دیکھ رہا تھا کہ اس عرصہ میں آپ سجدہ کی حالت میں ہیں۔ اور سجدہ میں چونکہ میں محل نہیں ہونا چاہتا تھا اس لئے میں آگے نہیں بڑھا۔ لیکن اتنا لمبا عرصہ گزرا تو مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ نعوذ باللہ من ذلک رسول اللہ ﷺ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز نہ کر گئی ہو، اسی سجدہ کی حالت میں آپ فوت نہ ہو گئے ہوں۔ اس غم اور فکر سے میں دوڑا۔ قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ نے میرے آنے

کی آواز سنی اور سجدہ سے سر اٹھایا اور پوچھا: اے عبدالرحمن! کیا بات ہے؟ میں نے آپ سے اپنے خدشے کا اظہار کیا یا رسول اللہ! یہ وجہ ہے جو میں آپ کے قریب آ گیا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھے کہا ہے کہ کیا میں تجھے خوشخبری نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص نے تجھ پر درود بھیجا میں اس پر رحمت نازل کروں گا۔ اور جو تجھ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔

(مسند احمد بن حنبل مسند العشرة المبشرين بالجنة حديث عبد الرحمن بن عوف.....)

پھر ایک حدیث میں روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا اس نے جنت کا راستہ کھو دیا، یا وہ جنت کے راستے سے ہٹ گیا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ السنۃ فیہا باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”دنیا میں کروڑ ہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾“

(الاحزاب: ۵۷) (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۱-۳۰۲)

پھر آپ فرماتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر“۔ یعنی کہ اس زمانہ میں جب آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے۔ دنیا کی کیا حالت تھی، کس قدر گراوٹ تھی اور..... اور کیا تبدیلیاں پیدا ہوئیں آپ کے آنے سے) تو آپ فرماتے ہیں کہ انسان کی روح وجد میں آجاتی ہے۔ اور ”وجد میں آکر اللہم صل علی محمد کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریم نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپ کے لئے مخصوص فرمایا گیا ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ

عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿۱۰۸﴾ (الاحزاب : ۵۷) کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲ مورخہ ۱۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

آپ فرماتے ہیں کہ: خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہے جو جلیبی اور مسکینی سے چلتے ہیں، وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔ آنحضرت ﷺ یا حضرت ابراہیم علیہ السلام میں سے کسی نے وراثت سے عزت نہیں پائی۔ گو ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے والد ماجد عبد اللہ مشرک نہ تھے لیکن اس نے نبوت تو نہیں کی۔ یہ تو فضل الہی تھا، ان صدقوں کے باعث جو ان کی فطرت میں تھے، یہی فضل کے محرک تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو ابوالانبیاء تھے انہوں نے اپنے صدق و تقویٰ سے ہی بیٹے کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیا۔ خود آگ میں ڈالے گئے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہی صدق و صفا دیکھئے۔ آپ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب و تکالیف اٹھائے لیکن پرواہ نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی نبی پر درود سلام بھیجو۔

فرماتے ہیں کہ:

”اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہیں فرمایا“۔ یعنی ایسے اعمال اللہ تعالیٰ کو پسند تھے کہ ان کو محدود کرنے کے لئے کوئی لفظ ایسا نہیں تھا جس سے وہ اوصاف محدود ہو جائیں، یعنی ان کی کوئی حد نہیں تھی۔ فرماتے ہیں: یعنی آپ کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے

طور پر درود بھیجیں۔ آپ کی ہمت وصدق و وفا کا کہاں تک اثر آپ کے پیروؤں پر ہوا تھا۔ ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ایک بدروش کو درست کرنا کس قدر مشکل ہے۔ عاداتِ راسخہ کو گونا گونا کیسا محالات سے ہے۔ یعنی جو عادات پکی ہو جائیں ان کو چھوڑنا بہت مشکل ہے۔ لیکن ہمارے مقدس نبی ﷺ نے تو ہزاروں انسانوں کو درست کیا، جو حیوانوں سے بدتر تھے۔ یعنی بعض ماؤں اور بہنوں میں حیوانوں کی طرح فرق نہ کرتے تھے۔ یتیموں کا مال کھاتے تھے۔ مُردوں کا مال کھاتے تھے۔ بعض ستارہ پرست تھے۔ بعض دہریہ تھے۔ بعض عناصر پرست تھے۔ جزیرہ عرب کیا تھا ایک مجموعہ مذاہب اپنے اندر رکھتا تھا۔ اس سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ قرآن کریم ایک قسم کی تعلیم اپنے اندر رکھتا ہے، ہر ایک غلط عقیدہ یا بری تعلیم جو دنیا میں ممکن ہے، اس کے استحصال کے لئے کافی تعلیم اس میں موجود ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عمیق حکمت اور تصرف ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے، اُسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت ﷺ کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کیلیم ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے { قُلْ لِبُعَادِي الَّذِينَ اسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ } اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم ﷺ کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو، سب حکموں پر کاربند رہو۔“

(البدرد۔ جلد ۲، نمبر ۱۴۔ بتاریخ ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۱۰۹)

بعض دفعہ یہ سوال اٹھتا ہے کہ کتنی دفعہ درود پڑھنا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک خط میں فرماتے ہیں:

”کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں۔ اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہئے۔ اور اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک ایک حالت رقت اور بے خودی اور تاثر کی پیدا ہو جائے۔ اور سینے میں انشراح اور ذوق پایا جائے۔“

نیز آپ نے فرمایا: اس قدر پڑھا جائے کہ کیفیتِ صلوٰۃ سے دل مملو ہو جائے اور ایک انشراح اور لذت اور حیاتِ قلب پیدا ہو جائے۔ (مکتوبات حصہ اول صفحہ ۲۶)۔ محسوس ہو کہ دل میں

ایک جوش ہے، لذت ہے۔ تو اب ان لوگوں کے سوال کا جواب اس میں آ گیا جو یہ کہتے ہیں کہ کتنی دفعہ پڑھنا چاہئے۔ ایک تو اخلاص اور محبت دکھاؤ۔ جس کو محبوب بنایا ہے اس کا نام لینے میں، اس کی تعریف کرنے میں، اس کی خوبیاں بیان کرنے میں، اس کے محاسن گنوانے میں، اس کا ذکر کرنے میں انسان کتنی کی قید تو نہیں لگاتا۔ دنیاوی محبوبوں کے لئے بھی یہ طریق استعمال نہیں ہوتا۔ یہ تو وہ محبوب ہے جس پر درود بھیجنے سے ہماری دنیا و آخرت دونوں سنور رہے ہیں۔ اور پھر ایسی کیفیت طاری ہو جائے کہ جذبات اپنی انتہا کو پہنچ جائیں اور پھر اس ذکر سے، اس درود بھیجنے سے ایک سرور اور ایک لطف آنا شروع ہو جائے، مزا آنا شروع ہو جائے اور دل یہ چاہے کہ انسان ہر وقت درود بھیجتا رہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ یہ بھی ایک خط ہے جو تخریر فرمایا آپ نے۔ کہ:

”آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں۔ اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے۔ ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں۔ اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو۔ بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے سچی دوستی اور محبت ہو۔ اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت ﷺ کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں..... اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ کبھی ملول ہو۔ اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو۔ اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت ﷺ پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۴-۲۵)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

”ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہوا یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورۃ الیسین سنائی۔ جب تیسری مرتبہ سورۃ الیسین سنائی گئی تو میں دیکھتا ہوں کہ بعض عزیز میرے جواب وہ دنیا سے گزر بھی گئے، دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دم بدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔ سولہ

دن برابر ایسی حالت رہی اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا وہ آٹھویں دن راہی ملک بقا ہو گیا حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولہواں دن چڑھا تو اس دن بلکل حالات یاس ظاہر ہو کر (یعنی بالکل مایوسی کی حالت طاری ہو گئی) تیسری مرتبہ مجھے سورۃ یٰسین سنائی گئی اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا۔ تب ایسا ہوا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھائی۔ اور وہ یہ ہے: ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ۔“

(تربیاق القلوب روحانی خزائن جلد نمبر ۱۵۔ نشان نمبر ۷۷۔ تاریخ ۱۸۸۰ء)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی تحریر فرماتے ہیں:

”ایک بار میں نے خود حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ درود شریف کے طفیل اور اس کی کثرت سے یہ درجے خدا نے مجھے عطا کئے ہیں۔ اور فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں جا کر آنحضرت ﷺ کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لاناہتیا نالیاں ہوتی ہیں۔ اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔“ (یعنی جو جو لوگ درود شریف بھیج رہے ہیں اور جس جس جوش سے بھیج رہے ہیں ان تک وہ اتنا حصہ پہنچتا رہتا ہے۔ یقیناً کوئی فیض بدوں و ساطت آنحضرت ﷺ دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔“ یعنی اب کوئی بھی فیض جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہونے ہیں بغیر آنحضرت ﷺ کی وساطت کے کسی شخص تک نہیں پہنچ سکتے۔

فرمایا: درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔

(اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۸ صفحہ ۷ پرچہ ۱۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

ایک دفعہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو اپنی بعض مشکلات کی وجہ سے دعا کی تلقین کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:



”آپ درویشانہ سیرت سے ہر ایک نماز کے بعد گیارہ دفعہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھیں اور رات کو سونے کے وقت معمولی نماز کے بعد کم سے کم اکتالیس دفعہ درود شریف پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر ایک سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ یہ دعا پڑھیں يَا حَسْبِيَ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ۔ پھر نماز پوری کر کے سلام پھیر دیں اور اپنے لئے دعا کریں۔“

(مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول صفحہ ۳۳)

تو یہاں کسی کو یہ خیال نہ آئے کہ پہلے تو حد نہیں لگائی تھی یہاں تو کتنی بتا دی ہے۔ تو واضح ہو کہ پہلے حضرت نواب محمد علی خان صاحبؒ کے مخصوص حالات کی وجہ سے دعا کا ایک طریق بتایا۔ دوسرے اس میں ’کم سے کم‘ کہا ہے کہ اتنی دفعہ ضرور پڑھیں۔ اصل بات وہی ہے کہ درود میں قید کوئی نہیں کہ زیادہ سے زیادہ کتنا پڑھا جائے۔ جتنی توفیق ہے پڑھتے چلے جائیں اور اتنا ہی فیض پاتے چلے جائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں بھی درود کا کثرت سے ذکر ملتا ہے۔ اعجاز المسیح میں درج ہے کہ ”فَصَلُّوْا عَلٰی هٰذَا النَّبِيِّ الْمُحْسِنِ الَّذِي هُوَ مَظْهَرُ صِفَاتِ الرَّحْمٰنِ الْمَنَّانِ۔ (اے لوگو!) اس محسن نبی پر درود بھیجو جو خداوند رحمن و مٹان کی صفات کا مظہر ہے کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔ اور جس دل میں آپ کے احسانات کا احساس نہیں اس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اے اللہ! اس امی رسول اور نبی پر درود بھیج جس نے آخرین کو بھی پانی سے سیر کیا ہے جس طرح اس نے اولین کو سیر کیا۔ اور انہیں اپنے رنگ میں رنگین کیا اور انہیں پاک لوگوں میں داخل کر دیا۔“

(اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۵)

ایک یہ الہام ہے: ”وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔ الصَّلٰوَةُ هُوَ الْمُرَبِّيُّ۔ کہ نیک کاموں کی طرف رہنمائی کر اور برے کاموں سے روک۔ اور محمد و آل محمد ﷺ پر درود بھیج۔ درود ہی تربیت کا ذریعہ ہے۔“

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کثرت سے اپنے آقا پر درود بھیجنے کو اللہ

تعالیٰ نے اس قدر نوازا کہ آپ کو الہام فرمایا:

”تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے۔ زمین و آسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔“ (تذکرہ - صفحہ ۱۶۲ - مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر الہام ہوا ایک لمبا عربی الہام ہے، کچھ حصے کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ کہ خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ مگر خدا اس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نہ کر لے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ہم عنقریب ان کے دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کر لے گا تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا جیسا کہ تم نے سمجھا۔“

(تذکرہ صفحہ ۳۵۵ - مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

تو یہ ہیں برکات اور فیض جو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے پر بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ یہی وسیلہ ہے جس سے اب ہمارے ذاتی فیض بھی اور جماعتی فیض اور برکات اور ترقیات وابستہ ہیں۔ آج جمعہ کا دن بھی ہے اور جمعہ کے دن آنحضرت ﷺ نے اپنے پر درود بھیجنے کی مومنوں کو خاص طور پر تاکید فرمائی ہے جیسا کہ اس حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہترین ایام میں سے ایک جمعہ کا دن ہے۔ اسی روز آدم پیدا کئے گئے، اسی روز انہیں وفات دی گئی۔ اسی دن نوح صُور ہوگا اور اسی روز غنشی ہوگی۔ پس اسی روز تم مجھ سے کثرت سے درود بھیجا کرو۔ تمہارا درود مجھ تک ..... پہنچایا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب آپ کا وجود بوسیدہ ہو چکا ہوگا یعنی کہ جسم مٹی بن گیا ہوگا اس وقت ہمارا درود آپ کو کیسے پہنچایا جائے گا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے وجودوں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمعة)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے بھی اس کا خاص تعلق ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ جماعتی ترقیات اسی سے وابستہ ہیں۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی بڑی اچھی تشریح فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”جمعہ کا مضمون بہت گہرا اور وسیع ہے..... جمعہ ایک زمانے کا نام ہے اور اس زمانے میں جمعیت کے معنی داخل ہوتے ہیں مختلف چیزوں کا آپس میں ملا دینا۔ پس جب اس پہلو سے اس حدیث کا مطالعہ کریں تو بہت وسیع مضمون ہے جو اس میں بیان ہوا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس دن نفل صورت ہوگا اور اسی روز غشی ہوگی۔ اگر قیامت کا دن مراد ہو تو وہاں جمعہ کے دن کی کیا بحث ہے وہاں تو ازل اور ابد اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ وہاں یہ بحث ہی نہیں ہوتی کہ دن کون سا ہے۔ قیامت کا وقت تو ایک عرصے کا نام ہے اور یہ جو دن ہم گنتے ہیں ان دنوں کی بحث نہیں ہے۔ اس میں طویل زمانے کا نام ہے اور اس کو جمعہ کہنا کن معنوں میں درست ہے صرف ان معنوں میں کہ اس دن تمام اگلے اور پچھلے اکٹھے کر دئے جائیں گے۔..... اور وہ ایک دن نہیں ہوگا کہ سورج چڑھا، دن ہوا اور سورج غروب ہوا تو دن غروب ہوا۔ بلکہ ایک زمانہ طلوع ہوگا اور اس سارے زمانے کا نام جمعہ ہے۔

..... دوسری بات آپ نے یہ بیان فرمائی کہ جب اس دنیا پر اس کا اطلاق کر کے دیکھیں تو ایک اور مضمون ابھرتا ہے جس کا سورہ جمعہ میں ذکر موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ اسی روز نفل صورت ہوگا یعنی تمام بنی نوع انسان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دین کی طرف بلا یا جائے گا اور یہ نفل صورت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے ہے اور اس کے متعلق بکثرت شواہد ملتے ہیں احادیث میں بھی اور گزشتہ اولیاء کے حوالوں سے بھی کہ یہ وعدہ کہ تمام دنیا کے ادیان پر محمد رسول اللہ ﷺ کا دین غالب آئے گا یہ مسیح موعود کے زمانے میں پورا ہونا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا دور ہے جس کے متعلق فرمایا ہے اسی روز غشی ہوگی یعنی وہ اتنا خطرناک دور ہوگا کہ پہلے لوگ مدہوش کر دئے جائیں گے، مارا مار پھریں گے، کچھ سمجھ نہیں آئے گی کہ کیا ہو گیا ہے دنیا کو۔ پھر وہ دین اسلام کی طرف راغب کئے جائیں گے۔ اور اس کے بعد فرمایا: پس اس روز تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ پس جماعت کے لئے دیکھو کتنی بڑی خوشخبری ہے اس میں کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں ہماری تمام برکتیں درود سے وابستہ ہو چکی ہیں۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں کثرت سے درود بھیجنے کے نتیجے میں ہم اُن عالمی مصیبتوں سے

بچائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے درود ہی کی برکت سے دنیا میں اسلام پھیلے گا۔ ظاہر بات ہے جب رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجو گے تو رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے والوں کی کثرت ہوگی۔ کیونکہ آسمان سے خدا اور اس کے فرشتے بھی درود بھیج رہے ہونگے جس کے اندر ایک عددی برکت بھی شامل ہوتی ہے۔ پس کثرت سے درود بھیجو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کثرت سے تم پر اور خدا کے فرشتے بھی تم پر درود بھیجیں گے اور اس کے نتیجے میں عددی برکت بھی نصیب ہوگی۔ یعنی تمہاری تعداد میں بھی اضافہ ہوگا۔

پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ جماعت کو بہت زیادہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔ یہاں جو اس وقت آپ بہت تھوڑے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال آپ کو بہت سی سعید روحیں ملی ہیں جنہوں نے اس زمانہ کے امام کو پہچانا اور ایمان لائے۔ پس آپ میں سے ہر ایک، پرانے احمدی بھی اور نئے شامل ہونے والے احمدی بھی، اگر اپنی تعداد کو بڑھانا چاہتے ہیں، اپنے آپ کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو بہت درود پڑھیں۔ سمجھ کر پڑھیں، دل کی گہرائیوں سے پڑھیں تا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲/ مارچ ۱۹۹۹ء)

آج انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا جلسہ بھی شروع ہو رہا ہے۔ ان تین دنوں میں بھی خاص طور پر اس طرف توجہ دیں اور بہت زیادہ درود پڑھیں تاکہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کے فیض آپ کو ان تین دنوں میں بھی نظر آئیں۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت دعائیں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دعاؤں کو آپ سب کے حق میں قبول فرمائے اور آپ سب کو ان کا وارث کرے اور ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

